روزنامہ

ٹیلی فون نمبر: 213029

C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com

Email: editoralfazl@hotmail.com

پیر 15 اگست 2005ء 9 رجب 1426 ہجری 15 ظہور 1384 ہش جلد 14 نمبر 121

رزق میں کمی کی وجہ

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

نیکی کے علاوہ اور کوئی چیز عمر نہیں بڑھاتی اور دعا کے علاوہ تقدیر الٰہی کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی۔ اور انسان اپنی خطاؤں کی وجہ سے رزق سے محروم کیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ۔ مقدمہ باب فی القدر حدیث نمبر:87)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دنیا ایک دہریت کا رنگ پکڑتی جاتی ہے۔ یعنی زبانوں پر تو خدا اور پرمیشر ہے اور دلوں میں ناستک مت کے خیالات بڑھتے جاتے ہیں۔ اس بات پر یہ امر گواہ ہے کہ عملی حالتیں جیسا کہ چاہئے درست نہیں ہیں۔ سب کچھ زبان سے کہا جاتا ہے مگر عملی رنگ میں دکھلایا نہیں جاتا۔ اگر کوئی پوشیدہ راستباز ہے تو میں اس پر کوئی حملہ نہیں کرتا۔ مگر عام حالتیں جو ثابت ہو رہی ہیں وہ یہی ہیں کہ جس غرض کے لئے مذہب کو انسان کے لازم حال کیا گیا ہے۔ وہ غرض مفقود ہے دل کی حقیقی پاکیزگی اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور اس کی مخلوق کی سچی ہمدردی اور حلم اور رحم اور انصاف اور فروتنی اور دوسرے تمام پاک اخلاق اور تقویٰ اور طہارت اور راستی جو ایک مذہب کی روح ہے اس کی طرف اکثر انسانوں کو توجہ نہیں۔ مقام افسوس ہے کہ دنیا میں مذہبی رنگ میں تو جنگ وجدل روز بروز بڑھتے جاتے ہیں مگر روحانیت کم ہوتی جاتی ہے۔ مذہب کی اصلی غرض اس سچے خدا کا پہچاننا ہے جس نے اس تمام عالم کو پیدا کیا ہے اور اس کی محبت میں اس مقام تک پہنچنا ہے جو غیر کی محبت کو جلا دیتا ہے۔ اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کرنا ہے اور حقیقی پاکیزگی کا جامہ پہننا ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ غرض اس زمانہ میں بالائے طاق ہے اور اکثر لوگ دہریہ مذہب کی کسی شاخ کو اپنے ہاتھ میں لئے بیٹھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی شناخت بہت کم ہوگئی ہے اسی وجہ سے زمین پر دن بدن گناہ کرنے کی دلیری بڑھتی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ بدیہی بات ہے کہ جس چیز کی شناخت نہ ہو نہ اس کا قدر دل میں ہوتا ہے اور نہ اس کی محبت ہوتی ہے اور نہ اس کا خوف ہوتا ہے تمام اقسام خوف اور محبت اور قدردانی کے شناخت کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ آج کل دنیا میں گناہ کی کثرت بوجہ کمیٔ معرفت ہے۔ اور سچے مذہب کی نشانیوں میں سے یہ ایک عظیم الشان نشانی ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی پہچان کے وسائل بہت سے اس میں موجود ہوں تا انسان گناہ سے رک سکے اور تا وہ خدا تعالیٰ کے حسن و جمال پر اطلاع پاکر کامل محبت اور عشق کا حصہ لیوے اور تا وہ قطع تعلق کی حالت کو جہنم سے زیادہ سمجھے۔ یہ سچی بات ہے کہ گناہ سے بچنا اور خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جانا انسان کے لئے ایک عظیم الشان مقصود ہے اور یہی وہ راحت حقیقی ہے جس کو ہم بہشتی زندگی سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ تمام خواہشیں جو خدا کی رضامندی کے مخالف ہیں دوزخ کی آگ ہیں۔ اور ان خواہشوں کی پیروی میں عمر بسر کرنا ایک جہنمی زندگی ہے۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20ص 148)

طلباء وطالبات کی تعلیمی امداد

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جسے یہ فخر حاصل ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے لیکن ابھی جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو اپنے بچوں کو غربت کی وجہ سے تعلیم کے زیور سے آراستہ نہیں کر پاتے اور مالی اعانت کے مستحق ہیں۔ ایسے نادار، مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں ایک شعبہ امداد طلبہ قائم ہے جو مشروط بآمد ہے اور کلیتہً مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیہ جات اور مالی معاونت سے چل رہا ہے اور یہ شعبہ مندرجہ ذیل Levels پر طلباء وطالبات کی تعلیمی امداد کرتا ہے۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات کیلئے رقوم 5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں اوسطاً سالانہ فیس کی شرح فی طالب علم درج ذیل ہے۔

1۔ پرائمری رسیکنڈری پرائیویٹ ادارہ جات 2ہزار تا 6ہزار روپے حکومتی ادارہ جات 300 تا 600 روپے

2۔ کالج پرائیویٹ ادارہ جات 6ہزار تا 12 ہزار روپے حکومتی ادارہ جات 2400 روپے

3۔ بی ایس سی، ایم ایس سی و پیشہ ور ادارہ جات 50ہزار تا ایک لاکھ روپے حکومتی ادارہ جات, 10 ہزار تا 30 ہزار روپے اسی طرح شعبہ امداد طلبہ سینکڑوں طلباء وطالبات کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں نیز اپنے حلقہ احباب کو بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ دل کھول کر رقوم بھجوائیں تا کوئی طالب علم تعلیم کے زیور سے محروم نہ رہ سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بہت زیادہ برکت عطا فرمائے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلباء نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلباء۔ نظارت تعلیم)

مشعل راہ

بچپن کی باتیں وقت کے ساتھ گہری ہوتی ہیں مٹتی نہیں

حضرت امام جماعت رابع فرماتے ہیں۔

آپ اپنی زندگی پر غور کر کے دیکھیں آپ کی بہت سی خوبیاں جو خدا نے آپ کو عطا کی ہیں ان کی بنیادیں بچپن میں ڈالی گئی ہیں۔ جو رسوم ایک دفعہ دل پر مرتسم ہو جائیں یا جو تحریریں بچپن میں لکھی جائیں وہ وقت کے ساتھ مٹنے کی بجائے مضبوط ہوتی چلی جاتی اور زندگی کا حصہ بنتی چلی جاتی ہیں۔ بعد کے زمانے میں تحریریں بنتی بھی ہیں اور مٹ بھی جاتی ہیں لیکن بچپن میں خدا تعالیٰ نے یہ خاص بات رکھی ہے چنانچہ وہ لوگ جو بعد میں ذہنی طور پر بیمار ہو جاتے ہیں ان کی یادداشت نہیں رہتی ایسے بیمار سے آپ بات کر کے دیکھیں اس کو کل کی بات یاد نہیں ہوگی آج کی بات بھی یاد نہیں ہوگی لیکن بچپن کی باتیں ساری یاد ہوں گی اور ایسی وضاحت کے ساتھ یاد ہوتی ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ اس سے اس وقت جب آپ بچپن کی باتیں کر رہے ہوں آپ وہم بھی نہیں کر سکتے کہ وہ ذہنی طور پر بیمار ہے۔ لیکن جب وہ آپ سے سوال کرے گا کہ تو نے مجھے کھانا کھلا دیا؟ حالانکہ آدھا گھنٹہ پہلے آپ نے کھانا کھلایا ہوگا یا وہ کہے گا پانی پلا دیا تھا؟ حالانکہ آپ نے پانی بھی پلایا ہوگا تب آپ حیران ہوں گے کہ یہ کیا باتیں کر رہا ہے کہ اس کا ذہن فوری باتیں یاد رکھنے کے قابل ہی نہیں رہا۔ تو اس لحاظ سے خدا تعالیٰ نے خصوصیت سے یادوں میں یہ سلسلہ پیدا کیا ہے کہ بچپن کی یادیں وقت کے ساتھ گہری ہوتی چلی جاتی ہیں اور مٹتی نہیں ہیں اور یادوں سے مراد وہ یادیں ہیں جن کا تعلق محض دماغ سے نہ ہو دل سے ہو گیا ہو۔

چنانچہ آپ جب بچپن کی یادوں پر غور کریں گے تو ہمیشہ آپ یہ محسوس کریں گے کہ وہی یادیں پختہ ہیں جن کا دل کے ساتھ کوئی جوڑ پیدا ہو گیا تھا اور وہ مستقل ہو گئی ہیں جن یادوں کا دل سے جوڑ نہیں ہوا آپ وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔

(مشعل راہ جلد سوم ص 373)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعلان داخلہ

کالج آف میڈیکل لیبارٹری ٹیکنالوجی نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ اسلام آباد نے بی ایس سی میڈیکل لیبارٹری ٹیکنالوجی میں داخلے کا اعلان کیا ہے اس سلسلہ میں درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 20۔ اگست 2005ء ہے جبکہ داخلہ ٹیسٹ 25۔اگست 2005ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 31 جولائی 2005ء ملاحظہ کریں۔

نیشنل ایگزامینیشن بورڈ فار فارن میڈیکل اینڈ ڈینٹل گریجویٹس پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل اسلام آباد نے غیر ملکی میڈیکل و ڈینٹل گریجویٹس کے لئے رجسٹریشن امتحان 2005ء کا اعلان کیا ہے جو کہ ماہ ستمبر 05ء میں ہوگا۔ درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ 30 اگست 2005ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے فون نمبر (051-9266004) سے رابطہ کریں۔
(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم طاہر احمد رشید صاحب ولد مکرم رشید احمد صاحب دارالیمن غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بھائی مکرم حافظ نوید احمد رضا صاحب کی ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ٹانگ دو جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم صلاح الدین صاحب ابن مکرم ضیاء الدین صاحب زرگر گزشتہ دو ماہ سے بوجہ ہارٹ اٹیک اور فالج بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم نثار احمد شہزاد گجر صاحب معلم سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ بیوہ مکرم دل محمد صاحب بعارضہ خرابی جگر بیمار ہیں اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے

مکرم رانا مبین کاشف خاں صاحب کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چچا مکرم رانا عبدالکریم خاں صاحب کاٹھگڑھی ابن مکرم چوہدری عبدالحمید خاں صاحب کاٹھگڑھی رفیق حضرت مسیح موعود دارالعلوم وسطی ربوہ بعارضہ ہیپاٹائٹس C علیل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کیلئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

مکرم ملک شیراز اسلم صاحب دارالعلوم غربی صادق تحریر کرتے ہیں کہ مکرم چوہدری احسان اللہ ججہ صاحب ٹاؤن شپ لاہور کو فالج کے شدید حملہ کی وجہ سے ان کی نظر اور اعصاب پہ گہرا اثر ہوا ہے۔ اتفاق ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن تحریر کرتے ہیں کہ ان کی بہو محترمہ نرگس محمود صاحبہ اہلیہ مکرم رانا منصور احمد صاحب جرمنی شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا ناصر احمد صاحب سمن آباد لاہور کو دو ماہ قبل روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ٹانگ میں چوٹ آئی تھی۔ جس کی وجہ سے شدید تکلیف ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم جاید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی مکرمہ نصرت ریحانہ صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم ریحان احمد صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب جرمنی ایک ہزار یورو حق مہر پر مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے مورخہ 23 جولائی 2005ء بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے اس نکاح کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ مکرمہ نصرت ریحانہ صاحبہ اور مکرم ریحان احمد صاحب مکرم چوہدری ولی محمد صاحب سابق امیر حلقہ نڑوالا بنگلہ ضلع فیصل آباد کے پوتی اور پوتا ہیں۔

شکریہ احباب

مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب امیر جماعت ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم عبدالسلام صاحب کی وفات پر احباب جماعت اور رشتہ داروں کی طرف سے بکثرت خطوط، ٹیلی فون، فیکس کے ذریعہ اظہار ہمدردی اور تعزیت کی گئی۔ جس کا میں تہہ دل سے مشکور ہوں۔ چونکہ خطوط اور ٹیلی فون کے ذریعہ فرداً فرداً تعزیت کا جواب دینا مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ الفضل ان تمام دوستوں کا مشکور اور ممنون ہوں جنہوں نے اس مشکل وقت میں ڈھارس بندھائی ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

ایک سفر کی روداد اور سندھ میں ادبی خدمات

قیام پاکستان کے وقت مراد آباد بھارت سے سندھ تک کا سفر

(مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب)

اعلان تقسیم برصغیر کے وقت میں ''سنبھل ضلع مراد آباد (یو۔پی) انڈیا میں کلیکٹری مراد آباد سے ڈیپوٹیشن پر بطور راشنگ انسپکٹر خدمات انجام دے رہا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں نے اپنے ملازمین سے دریافت کیا تھا کہ وہ ہندوستان میں رہنا چاہتے ہیں یا پاکستان میں۔

جنوری 1948ء کا دن میں کسی طرح فراموش نہیں کرسکتا کیونکہ یہی وہ دن تھا جب میں اپنی جنم بھومی کو ہمیشہ کیلئے خیر باد کہہ کر اور ساری کشتیاں جلا کر پاکستان روانہ ہوا تھا۔ میں ان تفصیلات کو کسی اور موقعہ پر بیان کرنے کیلئے چھوڑتا ہوں کہ کن حالات میں، میں نے ترک وطن کا ارادہ کیا۔ بہرحال اس ہولناک اور یادگاری سفر کا حال بیان کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

اس وقت میرے خسر محترم سید محمد حسن صاحب جن کو ہم احترام ومحبت سے بابو جی کہا کرتے تھے۔ فتح گڑھ (انڈیا) میں بی۔بی۔سی۔آئی۔آر کی طرف سے اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ان کا پکا ارادہ ہندوستان چھوڑ کر پاکستان میں رہائش اختیار کرنے کا تھا۔ علاقہ سنبھل میں چونکہ مسلمانوں کی اکثریت تھی مگر فتح گڑھ نسبتاً غیر محفوظ تھا۔ تقسیم ملک کے بعد جگہ جگہ فسادات نے جنم لینا شروع کردیا تھا۔ اسی لئے بنظر حفاظت انہوں نے اپنی اہلیہ صاحبہ یعنی میری خوش دامن کو مع اپنی دو بیٹیوں اور ایک چھوٹے بیٹے کو میرے پاس سنبھل بھجوا دیا تھا۔ ان کی دیگر بیٹیاں اور داماد پہلے ہی سے پاکستان پہنچ چکے تھے۔ میرے خسر صاحب نے مع اپنے سارے مسلمان سٹاف کے پاکستان کیلئے اپنا فائنل آپشن پیش کردیا تھا۔ پھر وہ خود بھی گورنمنٹ کے ذرائع سے پاکستان پہنچ گئے جہاں ان کو نواب شاہ اسٹیشن کی خالی آسامی پر اسٹیشن ماسٹر بنا کر بھیج دیا گیا۔ وہ برابر نواب شاہ سے مجھے تار کے ذریعے مطلع کرتے رہے کہ جب تک راستہ محفوظ نہ ہو۔ آپ میرے بیوی بچوں کو روانہ نہ کریں۔ ان کے الفاظ یہ ہوتے تھے۔

''Do'nt send unless safe root''

اسی دوران محرم کے مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرا بیٹا عنایت فرمایا پھر ایسا ہوا کہ چندوسی ضلع مراد آباد جہاں ہندو آبادی کی اکثریت تھی میں بم کا دھماکہ ہوا۔ جس کی وجہ سے سنبھل کے مسلمانوں کے کان بھی کھڑے ہوگئے اور انہوں نے اپنے محلوں میں پہرہ دینے کا انتظام کیا۔ اسی دوران ریلوے کے ملازمین کا تبادلہ شروع ہوگیا ان کو اور ان کے خاندان کو سپیشل ٹرینوں کے ذریعے ہندوستان سے پاکستان اور پاکستان سے ہندوستان لانے اور لے جانے کا انتظام کیا گیا۔ لہٰذا بابو جی کا تار پہنچا کہ اسی ٹرین کے ذریعے میرے بیوی بچوں کو پاکستان روانہ کردو۔

میں ان کا تار ملتے ہی مراد آباد پہنچا اور مسلم لیگ کے کارکنوں سے مل کر بابو جی کے تار اور خط وکتابت پیش کی۔ انہوں نے سب کیلئے پرمٹ جاری کردیا۔ میں اگر چاہتا تو خود بھی اپنی شریک حیات اور چار بچوں کے ساتھ اسی گاڑی سے پاکستان آجاتا۔ لیکن میرے لئے ایسا کرنا ممکن نہ تھا۔ کیونکہ میرے نوزائیدہ بیٹے کی عمر صرف چند ماہ تھی۔ اور میری اہلیہ صاحبہ اس حالت میں اتنے لمبے سفر کی متحمل نہیں ہوسکتی تھیں۔ بہرحال میں نے اپنی خوش دامن صاحبہ اور ان کی دو بیٹیوں اور بیٹے کو مقررہ تاریخ پر مراد آباد سٹیشن پر پہنچا دیا۔ جہاں سے ان کو ٹرین میں سوار کرا کر پاکستان روانہ کردیا۔ واپسی پر میرا دل خدشات سے پر تھا اور دعائیں کرتا ہوا واپس ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو بخیر وعافیت منزل مقصود تک پہنچا دے۔ جو بالآخر خدا تعالیٰ کے فضل اور ہماری دردمندانہ دعاؤں کے طفیل بخیر وعافیت نوابشاہ پہنچ گئے۔

جب میں واپس گھر پہنچا تو میری اہلیہ صاحبہ بھی دعاؤں میں مصروف تھیں۔ کیونکہ اب وہ بالکل تنہا رہ گئی تھیں اور اوپر ہندوستان ریڈیو سے دہشت ناک خبریں نشر ہو رہی تھیں۔ میں نے اپنی اہلیہ صاحبہ سے دریافت کیا کہ اب ہمارا بھی یہاں رہنا مناسب نہ ہوگا۔ کیونکہ سب عزیز واقرباء پاکستان پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے بھی میری رائے سے اتفاق کیا۔ لیکن چونکہ ان کی صحت اتنے لمبے سفر کو برداشت کرنے کی اجازت نہ دیتی تھی۔ اس لئے بوجہ مجبوری ہم کو مزید انتظار کرنا پڑا۔

اس سلسلے میں سب سے پہلا کام جو میں نے کیا وہ یہ تھا کہ الفضل کے پرانے پرچوں کو بوری میں بند کر کے شاہجہانپور ارسال کردیا۔ کیونکہ ان کا کوئی اور مصرف نظر نہ آرہا تھا۔ دوسرا کام یہ کیا کہ جو ضروری سامان ساتھ لے جانا تھا۔ اس کو بھی الگ رکھنا شروع کردیا۔ اس عرصے میں میری اہلیہ صاحبہ نے مجھ سے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ آپ اب جلد سے جلد روانگی کا بندوبست کریں میں نے ان کا عندیہ پا کر پختہ ارادہ کر لیا اور پھر مراد آباد پہنچ کر مسلم لیگ کے کارکنوں سے ملا اور اپنا مدعا بیان کیا انہوں نے بھی ازراہ ہمدردی میرے اور میرے اہل خانہ کے لئے پرمٹ جاری کر دیئے میں پھر سنبھل واپس آیا۔ اور اپنے پڑوسیوں سے اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ وہ بہت افسردہ ہوئے اور اظہار ہمدردی کرنے لگے۔ میں نے ان سے کہا کہ میرے پاس فرنیچر اور دیگر سامان ہے جو میں فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے سارے محلے میں خبر کردی اور لوگ جوق در جوق میرے گھر آنے لگے میں نے جو مناسب قیمت جس چیز کی بھی بتائی انہوں نے بلاحیل وحجت وہ قیمت ادا کردی۔ اور یہ سلسلہ شام تک جاری رہا۔ لوگ میرے پاس آتے تھے اور اظہار ہمدردی کرتے تھے بعض لوگوں نے کہا کہ اگر حالات اجازت دیتے تو ہم ہرگز آپ کو یہاں سے جانے نہ دیتے ہم لوگ اکثریت میں ہیں اور حفاظت کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ آپ کے سب اعزّہ پاکستان جاچکے ہیں۔ اس لئے ہم آپ کو مجبور نہیں کرسکتے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو باحفاظت پاکستان پہنچا دے۔

پھر میں تاریخ مقررہ پر اپنا مختصر سامان لے کر حاتم سرائے سٹیشن پہنچا۔ جہاں سے مراد آباد جانا تھا۔ سنا تھا کہ ہندوستانی حکومت مشینری قسم کی کوئی چیز لے جانے کی اجازت نہیں دے رہی۔ میں نے اپنی اہلیہ صاحبہ کو یہ بات بتائی تھی۔ لیکن انہوں نے کہا کہ میں سینے والی مشین تو ضرور لے جاؤں گی چاہے راستے میں چھین ہی کیوں نہ لی جائے جب مراد آباد کے ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم تک پہنچے تو وہ تارکین وطن سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور لوگ ٹرین کا انتظار کر رہے تھے۔ جو بہت تاخیر کے ساتھ پلیٹ فارم پر پہنچی۔ لوگوں نے تیزی کے ساتھ ڈبوں میں داخل ہونا شروع کردیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک چھوٹا ڈبہ خالی ہے اس میں صرف چند مستورات بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں اس ڈبے کے دروازے پر پہنچا تو ایک صاحب اندر سے باہر آئے۔ میں نے ان کو بتایا کہ میں سید محمد حسن صاحب اے۔ایس۔ایم (بی۔بی۔سی۔آئی۔آر) کا داماد ہوں اور میرے پاس ریلوے ملازمین کیلئے پرمٹ موجود ہے۔ حسن اتفاق سے وہ میرے خسر کے واقف کار نکلے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ اپنی فیملی کو لے کر آجائیں۔ میں اپنی اہلیہ صاحبہ دو بیٹیوں اور دو چھوٹے بیٹوں کو ساتھ لے کر وہاں آگیا اور ان کو اس ڈبے میں سوار کرا دیا۔ مسافروں کے سامان لے جانے کیلئے مال گاڑی کے دو ڈبے مخصوص تھے۔ میں نے بھی ایک ڈبے میں اپنا سامان رکھوا دیا جن پر میرا پورا پتہ درج تھا۔ پھر میں اپنے بڑے بیٹے سید خالد جمیل کو گود میں لے کر مال گاڑی کے ایک ڈبے میں بیٹھ گیا کیونکہ میرے اس بیٹے کو مجھ سے جدا ہونا منظور نہ تھا۔ خدا خدا کر کے انجن نے سیٹی دی اور گاڑی روانہ ہوگئی۔ پلیٹ فارم پر بڑے رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آ رہے تھے۔ اور لوگ اپنے عزیزوں کی جدائی سے دلگیر تھے۔

جب ہماری گاڑی سہارنپور پہنچی تو پنڈت جواہر لال نہرو کے مقرر کردہ گورکھا رجمنٹ کے چند جوان وہاں آئے اور انہوں نے کھلے ہوئے ڈبوں میں مسافروں کو بیٹھا ہوا پایا تو ان کا افسر سٹیشن ماسٹر کے پاس پہنچا اور کہا کہ ہمیں وزیراعظم صاحب نے گنگا جلی ہاتھ پر رکھ کر قسم دلائی ہے کہ ہم اس ٹرین کو ہر قیمت پر بحفاظت لاہور پہنچائیں گے۔ اس گورکھا فوجی افسر نے سٹیشن ماسٹر سے کہا کہ مسافر گاڑی کے چند ڈبے اور فراہم کریں۔ جس میں ہم ان کھلے ہوئے ڈبے کے مسافروں کو سوار کرائیں گے۔ اور ہم کو ریت کی بوریاں بھی مہیا کی جائیں۔ تاکہ ہم ان خالی ڈبوں میں اپنے مورچے قائم کریں۔ اسی گفتگو اور سامان مہیا کرنے میں کافی وقت لگ گیا پھر گاڑی روانہ ہوگئی۔ میں نے پہلے کہا تھا کہ یہ سفر ہولناک تھا اگر میرا خدشہ صحیح ثابت ہوجاتا تو آج میں اس داستان سرائی کیلئے زندہ نہ ہوتا سب مسافروں کے دل خدشات سے بھرے ہوئے تھے۔ کیونکہ ہم کو پنجاب کے علاقے میں سے گزرنا تھا۔ جہاں سکھ قوم کے شرپسند لوگ سارے پنجاب میں قتل وغارت گری اور لوٹ مار کا بازار گرم کئے ہوئے تھے۔ معلوم نہیں کون سا سٹیشن تھا جہاں پہنچ کر گاڑی رک گئی اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا ہمارے دل سینوں سے اچھل کر حلق میں آ گئے ہیں۔ چند لمحے بعد فوجی جوان اپنی گاڑی سے اتر کر باہر آئے اور گاڑی کے ہر ڈبے پر جا کر مسافروں کو کھڑکیاں بند کر لینے کی ہدایت کی اور کہا کہ کوئی شخص گاڑی سے باہر نہ نکلے جب کھڑکیاں کھلی ہوئی تھیں تو ہم نے دیکھا کہ ہزاروں کی تعداد میں سکھ کرپانیں، نیزے اور دیگر اسلحہ لئے کھڑے ہوئے تھے۔ قریباً دو گھنٹے تک سارے مسافر اپنی موت کو سامنے پا کر دہشت زدہ تھے اور دعائیں مانگ رہے تھے بعد میں ان فوجیوں نے بتایا کہ یہ سکھ دہشت گرد ہم سے مطالبہ کر رہے تھے کہ آپ لوگ ایک گھنٹے تک اپنی گاڑیوں میں بیٹھے رہیں اور ہمیں اپنا کام کر لینے دیں۔ یعنی سب مسافروں کو موت کے گھاٹ اتار کر ان کا سارا سامان لوٹ کر لے جائیں۔ لیکن ان مٹھی بھر فوجی نوجوانوں نے ان کے ان مقاصد کو پورا نہ ہونے دیا اور گاڑی نے سیٹی دے دی۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب موت کا فرشتہ سامنے آجائے تو انسان کی کیا حالت ہوتی ہے۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ اس نے ہم کو اس بھنور سے نکال کر ساحل مراد تک پہنچا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا ہم جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے خدا مسبب الاسباب ہے اور اس نے ہم کو بحفاظت پہنچانے کا ایک سبب پیدا کر دیا تھا اور وہ سبب یہ تھا کہ ہماری ٹرین سے دو روز قبل جو ٹرین پاکستانی مسافروں کو لے کر پنجاب کے

علاقے میں پہنچی تھی تو کسی سٹیشن پر ان دہشت گرد سکھوں نے ریلوے کے عملے کو یرغمال بنا کر ساری گاڑی کے مسافروں پر دھاوا بول دیا تھا۔اور بربریت کا وہ مظاہرہ کیا کہ ان کے ہاتھ سے نہ کوئی بچہ بچ سکا اور نہ کوئی بوڑھا اور نہ خواتین اور ان کا سامان لوٹ کر لے گئے تھے۔میرا خیال ہے کہ اب جھٹ پٹے کا وقت ہو گیا تھا کہ ہم لاہور سٹیشن پر پہنچے جہاں موجود بہت سے لوگ ہماری گاڑی پر جھپٹ پڑے اور اپنے عزیزوں کو تلاش کرنے لگے لیکن جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ جس گاڑی میں ان کے اعزہ واقرباء آ رہے تھے وہ پنجاب کے علاقے میں سکھ دہشت گردوں کی بربریت کا نشانہ بن گئی۔اور ایک شخص بھی زندہ نہ بچا تو لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے اور بعض خواتین تو بے ہوش ہو گئیں بڑے ہی تکلیف دہ اور رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آ رہے تھے۔بہرحال میں نے اپنی اہلیہ صاحبہ اور بچوں کو پلیٹ فارم کے ایک خالی گوشے میں بٹھایا اور خود مال گاڑی کے اس ڈبے کی طرف گیا۔جہاں ہم نے اپنے بکس اور بستر وغیرہ بھر دیئے تھے۔میرے بکس اور بستر وغیرہ تو مل گئے لیکن ایک بوری جس میں برتن تھے باوجود تلاش بسیار نہ مل سکی۔وہاں بہت سی بوریاں تھیں جن میں برتن بھرے ہوئے تھے لیکن میں نے بغیر پہچان کے کسی بوری کو لینا مناسب نہ جانا میں وہاں سے سامان اٹھوا کر پلیٹ فارم پر لایا اور چادر بچھا کر سارا سامان اس پر رکھ دیا۔میں نے اپنی اہلیہ صاحبہ سے کہا کہ دیکھو پہلی گاڑی کا نہ کوئی مسافر بچا اور نہ کوئی مال واسباب لیکن ہم کو اللہ تعالیٰ نے مع سارے مال اور جانوں کے بخیریت یہاں پہنچا دیا۔اگر سارا مال بھی راستے میں لوٹ لیا جاتا اور ہم بچ کر یہاں تک چلے آتے تو اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا افضل ہوتا لیکن اس نے ہم کو مع سازوسامان بخیریت پاکستان پہنچا دیا۔صرف ایک بوری برتنوں کی نہیں مل رہی۔میری بیوی نے کہا کہ آپ کیا بات کر رہے ہیں۔ہمارا سارا مال بھی قربان ہوجاتا تب بھی ہمیں کوئی فکر نہ ہوتی۔

اسی دوران مسلم لیگ کے رضا کار اور لاہور کے بہت سے نیک دل بھائی پلیٹ فارم پر پلاؤ کی پلیٹیں بسکٹ اور دودھ کے ڈبے تقسیم کرتے نظر آئے وہ بڑی ہمدردی اور دل سوزی کے ساتھ یہ کام سرانجام دے رہے تھے اور جو کوئی مسافر کوئی چیز طلب کرتا تو فوراً مہیا کر دیتے جب سب بچے کھا پی کر لیٹ گئے۔تو میں پلیٹ فارم کا جائزہ لینے کے لئے نکلا میں نے دیکھا کہ سامنے سے میرے ایک ہم زلف کے والد صاحب تشریف لا رہے ہیں جو پہلے ہی سے پاکستان پہنچ گئے تھے اور معلوم نہیں کس کو تلاش کر رہے تھے میں یہ کہنا بھول گیا کہ اسی ٹرین میں میری ہمشیرہ صاحبہ اور ان کے بیٹے بھی موجود تھے۔لاہور پہنچ کر انہوں نے یہ سوچا کہ ماموں اور ممانی وغیرہ تھکے ہوئے ہیں انہیں آرام کرنے دو۔صبح آ کر انہیں لے جائیں گے کیونکہ میری ہمشیرہ کے داماد پہلے ہی سے بادامی باغ سٹیشن پر اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کے فرائض انجام دے رہے تھے۔اور بادامی باغ ہی میں ان کو دو منزلہ مکان الاٹ ہو چکا تھا۔اگر میں رات پلیٹ فارم پر بسر کر لیتا۔تو شاید میں لاہور ہی کا ہو کر رہ جاتا۔لیکن خدا کو تو کچھ اور ہی منظور تھا۔میرے ہم زلف کے والد صاحب نے مجھ سے دریافت کیا کہ اب آپ کا کیا ارادہ ہے میں نے ان سے کہا کہ فی الحال تو مجھے نواب شاہ سندھ جانا ہے جہاں میرے خسر پہلے ہی سے اسٹیشن ماسٹر لگے ہوئے ہیں وہاں پہنچ کر سوچوں گا کہ اب کہاں رہنا ہے اور کیا کرنا ہے۔تو انہوں نے کہا ریلوے ایمپلائز کے عزیزوں کو کراچی تک لے جانے کے لئے ٹرین دوسرے پلیٹ فارم پر کھڑی ہوئی ہے اگر آپ نواب شاہ جانا چاہتے ہیں تو ٹرین پر سوار ہو جائیں میں نے پلیٹ فارم پر موجود مسلم لیگ کے کارکنوں کو بتایا کہ میں نواب شاہ جانا چاہتا ہوں۔تو انہوں نے فوراً میرا سامان اس پلیٹ فارم تک پہنچا دیا۔میں نے دیکھا کہ ایک چھوٹا ڈبہ خالی ہے تو میں نے اپنی اہلیہ صاحبہ اور بچوں کو اس میں بٹھا دیا۔میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ جو ریلوے ملازمین یا ان کے رشتے داروں سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ہماری ٹرین کا چکر لگا رہے تھے۔ان میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ہم حیدرآباد جانا چاہتے ہیں لیکن ہمارے پاس پرمٹ نہیں اگر آپ اجازت دیں تو ہم چند لوگ بھی اس ڈبے میں آ جائیں میں نے ان کو اجازت دے دی اور وہ ہمارے ڈبے میں آ گئے میرے اہل خانہ تو ڈبے میں پہنچتے ہی سیٹوں پر لیٹ کر سو گئے تھے میں بھی غنودگی کے عالم میں کچھ دیر بیٹھا رہا۔پھر مجھے بھی نیند آ گئی اور خدا جانے گاڑی کس وقت روانہ ہوئی۔جب میری آنکھ کھلی تو ہماری ٹرین روہڑی سٹیشن پر کھڑی ہوئی تھی۔میں نے اپنے بیوی بچوں کو جگایا اور کہا کہ اب ہم نواب شاہ کے قریب پہنچ چکے ہیں اور چند گھنٹے میں ہم انشاءاللہ منزلِ مقصود تک پہنچ جائیں گے۔مجھے لوگوں نے بتایا کہ نواب شاہ کا سٹیشن قریب آنے والا ہے۔تو میں گاڑی کے دروازے پر آ کر کھڑا ہو گیا۔چونکہ میرے خسر صاحب کو اطلاع مل چکی تھی اس لئے وہ پلیٹ فارم پر پہلے ہی سے موجود تھے۔انہوں نے مجھے دیکھا تو خوشی کے مارے بے قابو ہو گئے۔کیونکہ ان کی تمام بیٹیاں اور داماد پاکستان پہنچ چکے تھے ان کو صرف ہمارا انتظار تھا وہ ہمارے سامان کو قلیوں کے ذریعے اٹھوا کر اپنے کوارٹر میں لے آئے۔ہم نے ایک رات قیام کرنے کے بعد شہر کا چکر لگایا اور لوگوں سے دریافت کر کے نواب شاہ کلیکٹری کے شاندار دفتر پہنچ گئے۔میں جب اس چاردیواری کے اندر داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ درخت کے نیچے سبزے پر ایک صاحب بیٹھے درخواستیں لکھ رہے ہیں۔اسی دوران ایک شخص دفتر سے باہر آئے اور کہنے لگے کہ جگہیں تو بہت سی خالی ہیں۔لیکن میرا بیٹا ٹنڈو آدم میں ہے ورنہ اس کو ابھی تقرری کا پروانہ مل جاتا میں نے ان سے کہا کہ آپ اپنے بیٹے کو جا کر لے آئیں وہ تو چلے گئے لیکن میں نے ان صاحب سے جو عرضیاں لکھ رہے تھے کاغذ مانگ کر ایک درخواست لکھی۔اور چپڑاسی سے پوچھ کر اسسٹنٹ کمشنر کے کمرے میں داخل ہو گیا اور درخواست پیش کی انہوں نے مجھ سے چند سوالات کئے اور جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ میں کلیکٹری مرادآباد کا ایک تجربہ کار ملازم ہوں۔تو انہوں نے فوراً میری درخواست اس نوٹ کے ساتھ افسر خزانہ کو روانہ کی کہ ہم کو ایک اچھا کارکن مل گیا ہے آپ اس کو اپنے خزانے میں ایڈجسٹ کر لیں وہاں افسر خزانہ کو ''حضور مختار کار'' کہتے ہیں۔

میں چپڑاسی سے دریافت کر کے ''حضور مختار کار'' کے کمرے میں داخل ہوا اور درخواست ان کے سامنے رکھ دی انہوں نے میرے سراپا پر ایک نظر ڈالی اور ہیڈ اکاؤنٹنٹ کو نوٹ لکھ کر میری درخواست مجھے واپس کر دی انہوں نے نوٹ میں یہ لکھا تھا کہ درخواست گزار مرادآباد کلیکٹری کے ایک پرانے اور تجربہ کار ملازم ہیں انہوں نے خزانے میں بھی کام کیا ہے آپ ان کو اپنے دفتر میں کسی خالی آسامی کا چارج دلوا دیں۔ہیڈ اکاؤنٹنٹ صاحب بھی ایک سادہ دل اور نیک مزاج سندھی تھے انہوں نے میری درخواست پڑھ کر بابا ''نچل داس'' کو بلوایا جو وہاں پنشن کلرک کی آسامی پر کام کر رہے تھے جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ میرا تقرر خزانہ آفس میں کر دیا گیا ہے تو وہ مجھے لے کر اپنی سیٹ پر آئے اور بڑے تپاک سے کرسی پر بٹھایا اور بولے کہ میں آپ جیسے کسی اہل کار کی آمد کا منتظر تھا انہوں نے یہ بھی بتلایا کہ ان کے تمام اہل خاندان جو وہاں ایک مندر کے پروہت تھے سب ترک وطن کر کے دلی جا چکے ہیں اب مجھے بھی اجازت مل جائے گی ان کے پاس پنشن اور پے منٹ دونوں آسامیوں کا چارج تھا اور انہوں نے بڑی ہمدردی کے ساتھ تمام ضروری باتیں سمجھا دیں اور متعلقہ ریکارڈ میرے حوالے کر کے چارج شیٹ تیار کر دی وہ تمام کاغذات لے کر ہیڈ اکاؤنٹنٹ صاحب کے پاس آئے جنہوں نے ضروری کاغذات پر اپنے دستخط کر کے تمام کاغذات حضور مختار کار کو بھجوا دیئے ''بابا نچل داس'' بار بار میرا شکریہ ادا کر رہے تھے وہ ایک شریف اور نیک دل انسان تھے اور اردو میں بھی بات چیت کرنے پر قادر تھے۔

میں جب شام کو گھر پہنچا اور اپنے تقرر کا مژدہ سنایا تو سب لوگ بہت خوش ہوئے اور مبارک باد دینے لگے۔جس کوارٹر میں ہمارے خسر صاحب رہائش پذیر تھے وہ نسبتاً چھوٹا تھا اور دراصل اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کیلئے مخصوص تھا لیکن جو کوارٹر سٹیشن ماسٹر کیلئے مخصوص تھا اور خالی پڑا تھا اس پر اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر صاحب نے قبضہ کر لیا تھا لیکن چونکہ میرے خسر صاحب ایک نیک مزاج اور ملنسار طبیعت کے مالک تھے اس لئے انہوں نے چھوٹے کوارٹر پر ہی قناعت کی اور اے،ایس،ایم سے کچھ تعارض نہ کیا۔

کچھ دن بعد میری اہلیہ صاحبہ نے تنگی محسوس کرتے ہوئے مجھ سے کہا کہ آپ کو ملازمت تو مل ہی گئی ہے آپ کوشش کر کے کوئی خالی مکان بھی الاٹ کرا لیں کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہندو اپنے مکان چھوڑ کر ہندوستان جا رہے ہیں اور بہت سے مکان خالی پڑے ہیں میں نے جب اس کا تذکرہ خزانے کے ایک ہندو اہلکار سے کیا تو اس نے مجھے بتایا کہ ''آسن داس گنگارام'' (سُنار) مکان خالی کر کے ہندوستان جا چکے ہیں اور مکان خالی پڑا ہے میں نے اسی روز کلیکٹر صاحب کو مکان کی الاٹمنٹ کے لئے درخواست دے دی اور دوسرے روز مجھے الاٹمنٹ کا آرڈر مل گیا میں جب اس مکان پر پہنچا جو فیملی کوارٹر مارکیٹ روڈ پر واقع تھا تو دیکھا کہ اس پر بڑا سا تالا پڑا ہوا تھا مگر میری ہمت نہ ہوئی کہ تالا توڑ کر اندر داخل ہو جاؤں مجھے کسی نے بتایا کہ خالی مکانوں کا چارج ''رفیوجی مختیار کار'' کے پاس ہے میں نے ان سے ملاقات کی وہ بھی ایک مہاجر افسر تھے انہوں نے کہا کہ یہاں تو لوگ بغیر پرمٹ کے تالے توڑ کر بیٹھ رہے ہیں آپ کے پاس تو الاٹمنٹ آرڈر ہے آپ تالا تڑوا کر اندر بیٹھ جائیں لیکن اب جو میں وہاں گیا تو مکان میں تالا تو پڑا ہوا نہیں تھا لیکن اندر کچھ لوگ داخل ہو چکے تھے میں نے دروازے پر دستک دی تو ایک ٹھیٹھ قسم کے سندھی بھائی باہر آئے وہ اردو زبان بالکل نہیں جانتے تھے اور میں اس وقت تک سندھی زبان سے نابلد تھا میں نے ان سندھی بھائی کو سمجھانا چاہا کہ مکان مجھے الاٹ ہو چکا ہے آپ یہاں سے نکل جائیں اتنے میں میرے پڑوس میں رہنے والے ہندو کانسٹیبل بھی اپنے مکان سے باہر نکل آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ یہ فیملی کوارٹرز ہیں ان میں کوئی مہاجر داخل نہیں ہوسکتا میں نے جب ان کو الاٹمنٹ آرڈر دکھایا تو وہ سندھی قابضین سے کچھ کہہ کر چلے گئے نواب شاہ فیملی کوارٹر میں رائے بہادر ہوتچند کی بڑی حویلی واقع تھی جنہوں نے یہ تہیہ کر لیا تھا کہ جب تک ہندوستان جانے کا ارادہ رکھنے والا ضلع نواب شاہ کا ایک سندھی بھی باقی ہے وہ نواب شاہ نہیں چھوڑیں گے انہوں نے اعلیٰ حکام سے مل کر اپنی حفاظت کیلئے اپنے خرچے پر ایک پولیس چوکی بھی منظور کرا لی تھی۔سندھی جس کا میں نے اوپر ذکر کیا بیٹھک کے دروازے سے نکل کر ان کے پاس گیا اور سارا احوال بیان کیا رائے بہادر صاحب نے فوراً کلیکٹر کو فون کیا کلیکٹر صاحب نے فوراً رینجرز کے چند سواروں کو مجھے گھر سے باہر نکال دینے پر تعینات کر کے بھیج دیا انہیں کیا معلوم تھا کہ وہ اس مکان کو الاٹ کر چکے ہیں جس وقت رینجرز کے سوار دروازے پر آئے تو رات ہو چکی تھی ان کے دستک دینے پر میں باہر آیا تو اس سوار نے مجھے دھمکی آمیز الفاظ میں باہر نکل جانے کو کہا میں نے اس سے کہا کہ تم مجھے باہر نکالنے والے کون ہوتے ہو میں سرکاری ملازم ہوں اور یہ مکان مجھے الاٹ ہو چکا ہے میں نے الاٹمنٹ لیٹر اس کے ہاتھ میں تھما دیا تو وہ سوار اس کو لے کر روشنی کیلئے بجلی کے کھمبے کے پاس گیا کیونکہ اس وقت تک اندھیرا چھا چکا تھا جب اس نے اس الاٹمنٹ کو پڑھا جس پر کلیکٹر صاحب کے دفتر کی مہر بھی ثبت

تھی وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر مکان کے پچھلی طرف گیا اور شرنارتھیوں کو سمجھایا کہ یہ مکان ایک مہاجر کو الاٹ ہو چکا ہے جو دفتر خزانہ میں ملازم بھی ہیں تم اس مکان کو خالی کر دو اور کسی دوسرے خالی مکان میں داخل ہو جاؤ۔ تھوڑی دیر بعد میں نے محسوس کیا کہ مکان کے بڑے کمرے میں خاموشی ہے جب میں نے ہال کے دروازے کو دھکہ دیا اور وہ کھل گیا اور وہاں کوئی نہ تھا پھر میں بیٹھک کی طرف آیا وہ بھی خالی پڑی تھی میں نے خدا کا شکر ادا کیا اور اندر آ کر اپنے شاگرد اصغر علی سے کہا کہ تم جا کر کوارٹر سے بڑا سا تالا لے آؤ اور بازار سے لوبان بھی لیتے آنا وہ تو یہ سامان لینے چلا گیا تو میں نے دیکھا کہ مکان کے اندر کوئی سامان نہیں ہے صرف ایک بڑے سائز کا حقہ موجود تھا جس سے مجھے ہمیشہ سے نفرت ہے میں نے اسے اٹھایا اور باہر پھینک دیا اتنے میں اصغر علی بھی سامان لے کر آ گئے میں نے مکان کے ہر کمرے میں تھوڑا تھوڑا لوبان جلا دیا تا کہ ہوا صاف ہو جائے اور تالا لگا کر ہم دونوں کوارٹر میں آ گئے۔ دوسرے روز اپنی اہلیہ صاحبہ اور بچوں کو لے کر میں اس مکان میں آ گیا۔ جو آج تک باوجود نقل مکانی کے میری ملکیت میں ہے میں اصغر علی کو لے کر بازار میں گیا تو وہاں گلیوں کے دونوں طرف ہر قسم کا سامان برائے فروخت موجود تھا۔ ہندو پاکستان چھوڑنے سے پہلے مٹی کے گھڑے تک فروخت کر کے ہندوستان چلے گئے تھے میں نے حسب ضرورت چند چارپائیاں ایک میز اور دو تین کرسیاں خریدیں اور اس نئے مکان میں رہائش کا ڈول ڈالا۔ مجھے ملازمت تو مل ہی گئی تھی اور کچھ مہاجرین اور سندھیوں سے تعلقات بھی قائم ہو گئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ وہاں مہاجر بچے گلیوں میں بے مقصد گھومتے پھرتے نظر آ رہے ہیں نواب شاہ میں چونکہ کوئی اردو میڈیم سکول نہیں تھا۔ اس لئے میں نے اپنے دومنزلہ مکان کے پچھلے کمرے میں جس کا زینہ گلی میں کھلتا تھا۔ پرائمری سکول قائم کر دیا جب لوگوں کو خبر ہوئی تو انہوں نے اپنے بچوں کو اس ابتدائی مدرسے میں داخل کرانا شروع کر دیا۔ اور یہ تعداد روز بروز بڑھتی گئی بعدازاں کچھ درد مند مہاجروں نے اس مدرسے کو مسجد روڈ پر منتقل کر دیا۔ جو آج اسلامیہ ہائی سکول کے نام سے اپنی شاندار عمارت میں قائم ہے اور یہ نواب شاہ میں میری تعلیمی خدمات کی ابتداء تھی۔ میں نے تلاش کیا تو میرے ہم خیال چند مہاجر مل گئے۔ جو شاعر تو نہیں تھے لیکن شعر و ادب کا ذوق ضرور رکھتے تھے ان میں سے ایک متین الحسن خاں لودھی تھے۔ جن کے والد پوسٹ آفس میں خدمات انجام دے رہے تھے۔ بعدازاں نواب شاہ میں یہ میرے سب سے پہلے شاگرد تھے جو اب تک بقید حیات ہیں انہی کے تعاون سے نواب شاہ میں اردو کا سب سے پہلا مشاعرہ انعقاد پذیر ہوا۔ یہ مشاعرہ پوسٹ آفس کے احاطے کے اندر واقع سٹاف کے کوارٹروں میں سے ایک میں ہوا تھا کیونکہ اس کوارٹر میں جو کلرک صاحب رہائش پذیر تھے وہ بھی مہاجر تھے اور انہوں نے بخوشی اس مشاعرے کے انتظامات پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ اسی موقع پر بزم ادب کا قیام بھی عمل میں لایا گیا جس کی صدارت کیلئے مجھے منتخب کیا گیا اور نائب صدر پروفیسر محمد سلیم صاحب کو بنایا گیا اور متین الحسن خاں صاحب سیکرٹری مقرر ہوئے۔

مجھے یاد ہے کہ متین الحسن خاں نے اپنے مکان واقع مارکیٹ روڈ کی چھت پر جو مشاعرہ کرایا اس میں بہت سے لوگ شریک ہوئے۔ اس مشاعرے کی صدارت شجاعت علی خاں نے کی تھی جو میرے ہم وطن تھے اور پاکستان آنے کے بعد ایکسائز سپرنٹنڈنٹ کے عہدے پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ انہوں نے میرا تعارف حاضرین سے ان الفاظ میں کرایا کہ سلیم صاحب میرے ہم وطن ہیں اور شاہجہانپور کے ایک معزز خانوادۂ سادات کے ایک قابل فرد ہیں یہ وہاں بھی اپنی ادبی وشعری صلاحیتوں کی وجہ سے مقبول عام تھے نواب شاہ کی یہ خوش قسمتی ہے کہ ترک وطن کے بعد انہوں نے نواب شاہ کو اپنا دوسرا وطن بنایا۔ امید ہے کہ آپ لوگ ان کی شعری و ادبی صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔

اس کے بعد بہت سے مشاعرے میرے مکان کے وسیع ہال میں منعقد ہوتے رہے۔ جن میں سندھی و مہاجر افسران بھی شریک ہوتے رہے۔ اب مجھے یہ فکر تھی کہ بزم ادب کے لئے کوئی مرکز ہونا چاہئے تو یہ مسئلہ بھی بہت جلد حل ہو گیا۔ اور وہاں کے اے ایس پی جن کا نام امیر الدین خاں تھا۔ جو خود بھی شاعر تھے اور ہمدم تخلص کرتے تھے انہوں نے مارکیٹ روڈ پر واقع ایک مندر کے وسیع وعریض احاطے کے اندر واقع ایک بڑا کمرہ بزم ادب کو الاٹ کرا دیا۔ اور اب ہمارے مشاعرے کھلے میدان میں ہونے لگے۔ میری کوشش سے بزم ادب کے اس دفتر کا افتتاح جناب اشتیاق حسین قریشی صاحب وزیر آبادکاری نے کیا۔ جو اپنے کسی عزیز سے ملنے نواب شاہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ اسی موقع کیلئے میں نے مطبوعہ کارڈ بھی تقسیم کرائے تھے۔

ایسا اتفاق ہوا کہ میری حسن کارکردگی کے پیش نظر مجھ کو ڈویژنل اکاؤنٹنٹ کی پوسٹ پر ترقی دے دی گئی۔ اور میرا تبادلہ لورالائی کر دیا گیا۔ جو بلوچستان کا ایک خوبصورت شہر ہے۔

میں نے چھ سال تک وہاں خدمات انجام دیں۔ اس دوران میرا شعری و ادبی رشتہ نواب شاہ سے منقطع رہا۔ لیکن بقول شاعر۔

گو میں رہا رہین ستم ہائے روزگار
لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا

میں نے یہاں بھی اپنے ذوق شعری کو برقرار رکھنے کے لئے مشاعروں کا اہتمام کیا۔ میں لورالائی کینٹ کے ایک بنگلے میں رہائش پذیر تھا۔ اسی کے لان میں یہ مشاعرے انعقاد پذیر ہوا کرتے تھے۔ لوگ شہر سے چل کر ان مشاعروں میں شرکت کیلئے آیا کرتے تھے۔ یہاں اور تو کوئی شاعر نظر نہ آیا۔ لیکن ایک صاحب جو تابش تخلص کرتے تھے اور نگینہ ضلع بجنور (انڈیا) کے رہنے والے تھے۔ وہ ایک اچھے شاعر تھے ان کے بڑے بھائی عبدالسلام ''آزاد ہئر کٹنگ سیلون'' چلا رہے تھے وہ بلوچستان میں میرے پہلے شاگرد تھے۔

میں جب لورالائی سے تبدیل ہو کر دوبارہ نواب شاہ پہنچا تو اس مرتبہ میں نے ''بزم ارباب قلم'' کے نام سے ایک ادبی انجمن قائم کی اور اس میں بینک مینیجر پروفیسرز اور دیگر اہل علم حضرات شامل ہوئے۔

ویسے تو نواب شاہ میں ہر شعر و سخن کا ذوق رکھنے والے فرد نے بالواسطہ یا بلاواسطہ میری شاگردی کا جوا اپنی گردن پر رکھا ہے لیکن جن شاگردوں پر مجھے فخر ہے ان میں سے ایک ناصر ساگری تھے جو ذی علم بھی تھے اور ایک خوشگو شاعر بھی۔ وہ محکمۂ ریلوے کی ملازمت سے ریٹائر ہو کر حیدرآباد چلے گئے تھے اور وہاں ''خدا کی بستی'' میں اپنا گھر بنا لیا تھا اور وہیں اللہ کو پیارے ہو گئے۔

محمد محمود طاہر صاحب

نابینا بھائیوں سے تعاون

جسمانی لحاظ سے معذور افراد کو ہم ساتھ لے کر چلیں تو وہ معاشرے پر بوجھ بننے کی بجائے معاشرے کے مفید وجود بن سکتے ہیں۔ دنیا میں اس وقت ان افراد کے لیے لاتعداد فنی ادارے کام کر رہے ہیں جہاں یہ لوگ ٹریننگ حاصل کر کے اپنی کامیاب عملی زندگی گزارنے کے قابل بن جاتے ہیں۔ ترقی پذیر ممالک میں اگرچہ فنی اداروں کی کمی ہے لیکن ہم سب مل کر ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے حتی المقدور مدد کر سکتے ہیں۔

نابینا افراد کے لیے ربوہ میں مجلس نابینا قائم ہے جو کہ نابینا افراد کو معاشرے کا مفید وجود بنانے کے لیے کوشاں ہے۔ جدید سہولیات سے فائدہ اٹھا کر نابینا بھائی اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں اور پھر کامیاب عملی زندگی بھی گزار رہے ہیں۔ مجلس نابینا کے جنرل سیکرٹری حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب نے توجہ دلائی ہے کہ درج ذیل دو امور میں نابینا بھائیوں کو آپ کے تعاون کی ضرورت ہے اور اس تعاون کے نتیجہ میں مجلس نابینا کے ممبران احباب کرام کے ممنون ہوں گے۔

آڈیو کیسٹ کی تیاری

ممبران مجلس نابینا کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لیے مختلف کتب کی آڈیو کیسٹس تیار کی جاتی ہیں تا کہ وہ اہم کتب سے مستفیض ہو سکیں۔ بعض کتب کی آڈیو کیسٹس تیار بھی ہو چکی ہیں تاہم اس بارہ میں ابھی بہت گنجائش موجود ہے۔ اس لیے ایسے احباب جو وقت دے سکتے ہوں اور ان کی آواز اچھی ہو وہ مجلس نابینا ربوہ سے رابطہ کر کے کتب کی آڈیو کیسٹس کی تیاری میں مدد کر سکتے ہیں۔ اچھی آواز میں تیار کی گئی آڈیو کیسٹ یقیناً تیار کرنے والے کے لیے صدقہ جاریہ ہوگی اور اس سے ممبران مجلس نابینا مستفیض ہوتے رہیں گے۔

آزمائش میں نہ ڈالیں

ایک بات جس کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے وہ یہ ہے کہ بعض احباب کرام جب نابینا افراد سے مصافحہ کرتے ہیں۔ خاص طور پر اپنے جاننے والے نابینا افراد سے تو مصافحہ کرنے کے بعد خاموش رہتے ہیں یا یہ کہتے ہیں کہ بتائیں میں کون ہوں یعنی مجھے پہچانئے۔ اس کے لیے وہ بعض مثالیں بھی دیتے ہیں کہ فلاں نابینا صاحب تو پہچان لیا کرتے تھے۔ آپ نے کیوں نہیں پہچانا۔ اس عمل کی وجہ سے نابینا افراد میں احساس محرومی کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لیے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس قسم کی آزمائش میں نابینا افراد کو نہ ڈالیں۔ آجکل چونکہ میل جول بہت بڑھ گیا ہے اس لیے ہر ہاتھ اور ہر آواز کو پہچاننا نابینا افراد کے لیے ممکن نہیں رہا۔ جب ذرائع آمد و رفت اور رسل و رسائل کم تھے اور میل جول محدود تھا تو نابینا افراد کو لمس اور سماعت کے ذریعہ پہچان زیادہ تھی۔ اس لیے ممبران مجلس نابینا کے افراد احباب کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ خود بھی آزمائش کرنے سے اجتناب کریں اور یہ پیغام دوسروں کو بھی دیں کہ نابینا افراد سے ملتے وقت فوراً اپنا تعارف کروا دیں تا کہ کوئی مشکل پیش نہ آئے جس سے ان کی حوصلہ افزائی بھی ہو اور انہیں احساس شرکت دلایا جا سکے۔

الفضل خرید کر مطالعہ کریں

ترقی یافتہ ذرائع ابلاغ اور نشر و اشاعت کے اس دور میں دنیا کی اقوام اور ممالک کے حالات و واقعات سے آگاہ رہنے اور ہر قسم کی معلومات حاصل کرنے میں بہت آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ مادی ترقیات کی طرف بھاگتی اس دنیا میں لاتعداد اخبارات و رسائل اور دیگر ذرائع ابلاغ موجود ہیں۔ لیکن روزنامہ الفضل ان سب میں منفرد ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ جس کا اولین مقصد احباب جماعت کی دینی، تربیتی، تعلیمی اور اخلاقی پیاس کو بجھانا ہے یہ ایک ایسی روحانی نہر ہے جس سے ہر چھوٹا، بڑا، مرد اور عورت یکساں سیراب ہوتا ہے۔ اس لئے آپ نہ صرف خود اس کا مطالعہ کریں بلکہ اپنے قرب و جوار میں رہنے والے احمدی احباب کو بھی خرید کر پڑھنے کی ترغیب دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

"ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل" سے ماخوذ

ہومیو پیتھی کے بعض اہم اور قیمتی نسخہ جات

مرتبہ: پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب

چوٹ

(الف) "بیلاڈونا کے مزاج میں سوجن بھی داخل ہے۔ چوٹوں کے نسخہ میں آرنیکا کے ساتھ بیلاڈونا ملا کر دینا آرنیکا کا فائدہ بڑھا دیتا ہے کیونکہ چوٹ لگنے کے ردعمل کے نتیجہ میں خون تیزی سے متاثرہ عضو کی طرف حرکت کرتا ہے۔ اسی وجہ سے ڈاکٹر عموماً فوری علاج کے طور پر ٹھنڈی ٹکور تجویز کرتے ہیں۔ بیلاڈونا ٹھنڈی ٹکور سے بھی زیادہ زوداثر ہوتا ہے۔ اگر آرنیکا کے ساتھ ملا کر دیں تو ہر چوٹ کے آغاز کے لئے یہ بہترین نسخہ ہے۔" (صفحہ:136)

(ب) "میں نے بہت غور کے بعد ایک نسخہ سوچا تھا۔ جس میں آرنیکا، روٹا، ہائپیریکم، کلکیریا فاس اور سمفائٹم شامل تھیں......... اگر چوٹوں کے بداثرات مثلاً سوزش، درد، اینٹھن اور ابھار وغیرہ دیر تک باقی رہیں تو ان کو مٹانے کے لئے یہ بہترین نسخہ ہے۔" (صفحہ: 86,85)

(ج) "حادثات اور چوٹوں کے لئے آرنیکا بہترین دوا ہے۔ چوٹ کھائی ہوئی جگہ نیلی، یا کالی ہو جائے اور خون جم گیا ہو تو آرنیکا بلاخوف وخطر استعمال کریں۔" (صفحہ:84)

چھالے

"اعصابی رگوں کے ساتھ ساتھ جلد پر چھالے اور سوزش پائے جاتے ہیں۔ یہ چھالے چہرے پر نمایاں ہوتے ہیں، اس وجہ سے بہت خطرناک اور بہت گہرے اثرات چھوڑ جاتے ہیں۔ اگر آنکھوں کے قریب چہرے کے اعصاب پر ہوں تو مریض اندھا بھی ہو سکتا ہے۔ اگر صرف ایک ہی طرف اثر ہو تو ایک آنکھ ضائع ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس کا فوری علاج ضروری ہے۔ عام طور پر آرسینک، لیڈم اور لیکسس کا نسخہ مفید ہے۔ اگر بےچینی نہ ہو تو آرنیکا، لیکسس اور لیڈم فوری طور پر دیں اگر ان دونوں نسخوں سے فرق نہ پڑے تو پھر کینتھرس کے استعمال میں تاخیر نہ کریں۔ اگر چھالے بڑے بڑے ہوں تو رسٹاکس بھی اس تکلیف میں بہت مفید ثابت ہوگی۔ رسٹاکس کے مقابل پر کینتھرس کے مریض کو بےچینی بہت زیادہ ہوتی ہے جو آرسینک سے مشابہ ہے۔ کینتھرس کے چھالوں کا رنگ تیزی سے بدلتا ہے اور اردگرد کی ساری جلد سیاہی مائل ہو جاتی ہے اور چہرے پر گینگرین کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ اس کیفیت میں بلاتاخیر کینتھرس دینی چاہئے۔" (صفحہ:230)

جسم پر پتلے پتلے چھلکے

"بعض دفعہ مچھلی کی طرح جسم پر پتلے پتلے چھلکے سے نکل آتے ہیں جو بہت بھیانک ہوتے ہیں۔ آرسنک میں بھی یہ علامت ہے۔ اگر ان میں بدبو بھی ہو تو آرسنک اور سورائینم دونوں اس کی بہترین دوائیں ثابت ہو سکتی ہیں۔" (صفحہ:91)

خناق

(الف) "کالی بائیکروم خناق (Diphtheria ڈفتھیریا) کی بہت اچھی دوا ہے۔ مگر میوریٹک ایسڈ (Muriatic Acid) کا مقابلہ نہیں جو خناق کی اولین دوا ہے اور انتہائی کمزوری کو بھی دور کرتی ہے۔" (صفحہ:486)

(ب) "اگر خناق کی علامت یہ ہو کہ ایک طرف سے تکلیف اچھل کر دوسری طرف جائے اور پھر واپس آجائے تو ایسی صورت میں لیک کینائینم چوٹی کی دوا ہے"۔ (صفحہ:527)

سخت قبض

گریفائٹس۔ برائیونیا

"گریفائٹس میں سخت قبض پائی جاتی ہے اور فضلہ انتڑیوں کے نچلے حصہ میں بڑے بڑے سخت ٹکڑوں کی شکل میں تہ بہ تہ جمع ہوتا رہتا ہے۔ اگر انتڑیوں میں عمومی سوزش بھی ہو تو بعض دفعہ ایسے مریض کو برائیونیا سے صرف عارضی فائدہ ہوتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ برائیونیا میں فضلہ شروع میں عموماً سخت ہوتا ہے لیکن پھر کچھ نرم ہوتا جاتا ہے جبکہ گریفائٹس میں فضلہ سخت اور بہت خشک ہوتا ہے اور آخر تک سخت ہی رہتا ہے۔ کئی کئی دن سخت قبض رہتی ہے۔" (صفحہ 409-410)

کان کا درد

کیموملا۔ پلسٹلا۔ ایلیم سیپا

"کیموملا کو کان کے درد میں بہت اونچا مقام حاصل ہے۔ اس میں عموماً تین دوائیں روزمرہ کام آتی ہیں۔ اگر بچہ درد سے روئے لیکن اس کے رونے میں نرمی ہو اور بے چارگی پائی جائے تو پلسٹیلا (PULSATILLA) اور اگر رونے کے ساتھ انتہائی غصہ ہو تو کیموملا اور یہ دونوں علامتیں نمایاں نہ ہوں تو بسا اوقات ایلیم سیپا کام آتی ہے۔" (صفحہ 273)

کمزوری

فیرم میٹیلیکم۔ ایسڈ فاس

"فیرم میٹ کی ایک علامت یہ ہے کہ جسم کے تمام اعضا کمزوری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ کوئی ایسی کمزوری نہیں ہوتی جو دائمی ہو اور ہر وقت محسوس ہو بلکہ تھوڑے کام سے جلد تھکاوٹ ہو جاتی ہے۔ ایسڈ فاس میں ہر وقت جسم نڈھال رہتا ہے لیکن فیرم میٹ میں تھوڑے سے کام سے ایک دم طاقت ختم ہو جاتی ہے جیسے ٹارچ میں پرانا سیل ہو تو وہ ایک شعلہ دکھا کر یکدم بجھ جاتا ہے۔ مریض جب تک حرکت نہ کرے اسے اپنی کمزوری کا احساس نہیں ہوتا۔ خواہ مریض آہستہ ہی چلے، کچھ دیر چلتے رہنے سے کمزوری ضرور محسوس ہوتی ہے لیکن اگر مریض بغیر حرکت لیٹا یا بیٹھا رہے تو اس سے بھی اس کو تکلیف پہنچتی ہے کیونکہ مسلسل حرکت نہ کرنے سے جسم کی خوابیدہ دردیں جاگ اٹھتی ہیں۔ اگر مریض کچھ دیر تیز چلے تو دونوں تکلیفیں بیک وقت ظاہر ہوتی ہیں۔ کمزوری بھی نمایاں ہو جاتی ہے اور دردیں بھی۔ محض حرکت سے ہی نہیں کچھ دیر مسلسل بولنے سے بھی کمزوری کا احساس ہونے لگتا ہے۔" (صفحہ 379،380)

"عموماً پوٹاشیم کے سب نمکیات میں کمزوری کا بہت احساس پایا جاتا ہے مثلاً کالی فاس اعصابی طاقت کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور اسی طرح کالی کارب کے بالشل استعمال سے بدن اور عضلات میں نئی جان پڑ جاتی ہے۔ ٹانگیں ہلکی ہو جاتی ہیں اور اٹھنے بیٹھنے میں آسانی ہو جاتی ہے .... پوٹاشیم کے تمام نمکیات عضلات اور اعصاب کے لئے مقوی (TONIC) کے طور پر مفید ہیں۔" (صفحہ 486)

بچوں کی ٹانگوں میں کمزوری

برائیٹا کارب۔ کلکیریا کارب

"بچوں کی ٹانگوں میں کمزوری کے لئے برائیٹا کارب اور کلکیریا کارب دونوں مشہور دوائیں ہیں لیکن ان میں ایک فرق بہت واضح ہے۔ کلکیریا کارب کے بچوں کی ٹانگیں کمزور ہوتی ہیں۔ ان میں ہڈیوں کی صحیح نشوونما نہیں ہوتی اس لئے صاف پتہ چلتا ہے کہ کمزور ٹانگوں والا بچہ ہے جو جلدی چل نہیں سکتا لیکن پیٹ موٹا اور سر بڑا ہوتا ہے۔ برائیٹا کارب کے مریض بچوں میں جسمانی لحاظ سے ٹانگیں ٹھیک بھی ہوں تو بھی ان میں کمزوری پائی جاتی ہے اور وہ بہت دیر سے چلنا سیکھتے ہیں۔" (صفحہ 126)

کندھے کے جوڑ کا درد

چینوپوڈیم۔ لائیکوپوڈیم

"لائیکوپوڈیم دائیں کندھے کے جوڑ کے درد کی دوا ہے لیکن چینوپوڈیم میں دونوں طرف درد ہوتا ہے۔" (صفحہ 280)

کھانسی

ایلیم سیپا۔ یوفریزیا

"ایلیم سیپا کی کھانسی میں دن رات کا کوئی فرق نہیں ہوتا، ہر وقت گلے میں خراش ہوتی ہے جو کھانسی پیدا کرتی ہے۔ یوفریزیا میں کھانسی کو دن میں آرام رہتا ہے کیونکہ نزلہ کا پانی آنکھوں کے راستے باہر نکلتا رہتا ہے۔ رات کو سونے کے بعد یہ مواد گلے میں گرنے لگتا ہے یا پھیپھڑوں میں چلا جاتا ہے جس سے کھانسی ہونے لگتی ہے اور مریض اٹھ جاتا ہے۔ بعض اوقات کھانسی کے بہت شدید دورے ہوتے ہیں۔ صبح اٹھنے پر رفتہ رفتہ کھانسی کی شدت کم ہونے لگتی ہے۔ آنکھوں سے پانی دوبارہ جاری ہو جاتا ہے اور سرخی پیدا کرتا ہے۔" (صفحہ 37)

بیلاڈونا۔ برائیونیا

"برائیونیا کے مریض جوڑوں کے دردوں میں گرمی سے آرام محسوس کرتے ہیں۔ کھانسی عموماً حرکت اور شور کی وجہ سے زیادہ ہو جاتی ہے اور بیلاڈونا کی علامتیں دکھائی دیتی ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ برائیونیا میں بیلاڈونا کا اچانک پن نہیں ہے۔ برائیونیا میں آہستہ آہستہ تکلیفیں بڑھتی ہیں اور آخر تک شدت اختیار کر لیتی ہیں کہ ہر قسم کی حرکت، آواز اور شور سے تکلیف ہونے لگتی ہے۔ اور پھر ایسا مریض تیمارداری کے لئے آنے والوں کو بھی ناپسند کرتا ہے اور چڑنے لگتا ہے۔ اس غصہ اور چڑچڑاہٹ کی وجہ یہ ہے کہ مریض کو ہر حرکت سے تکلیف ہوتی ہے۔ منہ کی حرکت سے بھی اسے تکلیف ہوتی ہے اور وہ بولنا نہیں چاہتا اور وہ کمزوری بھی محسوس کرتا ہے۔" (صفحہ 165)

ڈاکٹر اعجاز احمد قمر صاحب

میری اہلیہ مکرمہ بشریٰ اعجاز قمر صاحبہ

میری اہلیہ مکرمہ بشریٰ اعجاز صاحبہ (ایم۔ایس۔سی،بی۔ایڈ) 24ستمبر 2003ءکوکیلیفورنیا (امریکہ) میں ایک بہت ہی کمیاب کینسر (GIST) کی بیماری کے باعث میرے ساتھ 39سالہ رفاقت چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

ہماری شادی 14/اگست 1964ءکو پشاور میں ہوئی۔حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری بارات کے ساتھ پشاور تشریف لائے اور نکاح پڑھا کر دعا کروائی۔ اسی رات بارات براستہ لاہور جڑانوالہ واپس آئی۔

میرے خسر ڈاکٹر چوہدری غلام اللہ صاحب اس وقت پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ میں ڈائریکٹر تھے۔ شادی کے تین ہفتے بعد بشریٰ میرے ساتھ امریکہ کے لئے روانہ ہوئیں، جہاں مجھے University of Wisconsin میں Ph.D کرنے کے لئے ایک فیلو شپ ملا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو بیٹے عطا فرمائے۔ اس وقت بڑا بیٹا ڈاکٹر طاہر اعجاز کیلیفورنیا کے شہر San Diego میں کینسر کے علاج کا ماہر ہے۔اور چھوٹا بیٹا عامر اعجاز Louisiana کے شہر Baton Rouge میں Exxon-Mobil Corporation میں مینیجر ہے۔

جتنی دیر ہم نے امریکہ میں قیام کیا، بشریٰ یونیورسٹی کے Plant Pathology Dept میں اور بعد میں Psychology Dept. میں بطور Histologist کام کرتی رہیں۔اور سارا عرصہ دینی طرز لباس میں کام کیا اور امریکی کلچر سے مرعوب نہ ہوئیں۔ یونیورسٹی کے پروفیسروں کے مطابق بشریٰ کا تحقیقی کام معیاری اور اعلیٰ پیمانے کا تھا۔جس کا مقابلہ اعلیٰ سائنسی رسالوں میں چھپے ہوئے مقالوں سے کیا جا سکتا ہے۔

بشریٰ بہت ہی صابر اور شاکر خاتون تھیں۔ بہت ہی سلیقہ شعار اور صحیح معنوں میں رفیقہ حیات تھیں۔گھر کا سارا کام نہایت خوش اسلوبی اور قرینہ سے کرتیں۔ ظاہری اور باطنی صفائی اور پاکیزگی کا بہت خیال کرتیں۔ چونکہ سائنسی ذہن تھا اس لئے ہر میدان میں ہاتھ بہت صاف تھا۔ نماز کو بہت توجہ، التزام اور انہماک سے ادا کرتیں۔اس سلسلہ میں بشریٰ کے والد محترم ڈاکٹر غلام اللہ اپنی سوانح حیات (حضرت چوہدری غلام محمد خان گرداور قانون گو اور ان کی اولاد) میں تحریر کرتے ہیں: ”بشریٰ بچپن ہی سے شوق سے باقاعدہ نماز پڑھتی تھی۔گھر میں تفسیر کبیر کی جو جلدیں تھیں ان کا بہت سا حصہ آٹھویں جماعت میں پہنچنے تک پڑھ لیا تھا۔ مارٹن روڈ کراچی کے ایک سکول میں داخل تھیں۔ ایک روز وہاں کوئی تقریب تھی۔ کھیلوں وغیرہ کے بعد استانیوں اور طالبات کے لئے چائے کا انتظام تھا۔سب کھانے کی میز پر پہنچ گئیں۔کسی استانی نے نوٹ کیا کہ بشریٰ وہاں پر موجود نہ تھی۔ کدھر چلی گئی۔فوری طور پر تلاش شروع کر دی گئی۔ دیکھتی ہیں کہ بشریٰ سکول کے کمرہ میں اطمینان کے ساتھ نماز پڑھ رہی ہیں۔نماز کا وقت تنگ ہو رہا تھا،اس نے سوچا کہ پہلے نماز پڑھی جائے۔ پھر چائے کے لئے جائے گی۔ عام بچیوں کی طرح مٹھائی وغیرہ کھانے کی پرواہ نہ کی۔ پرنسپل صاحبہ اس کے اس جذبہ سے بہت متاثر ہوئیں۔سکول کے سالانہ اجتماع میں جب دوسرے انعامات تقسیم کئے گئے تو بشریٰ کو ایک خاص انعام پابندی صوم وصلوٰۃ کا دیا گیا۔

بشریٰ نے دوسری خوبیوں کے علاوہ بہت حلیم طبیعت پائی تھی۔ چنانچہ وفات سے ایک روز قبل لجنہ کینیڈا کی ایک بہن کو یہ خواب آئی کہ ”بی بی حلیمہ“ فوت ہوگئی ہیں۔اس بہن کے مطابق یہ خواب بشریٰ کی حلیم طبیعت کی طرف اشارہ تھا۔ کیونکہ ان کے مطابق کوئی اور حلیمہ تو اس وقت فوت نہیں ہوئیں۔

بشریٰ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ادا کرتیں۔ دل ہی میں نہیں بلکہ بلند آواز سے ادا کرتیں۔ جب ہم چھوٹے یا بڑے سفر کے بعد کار کو گیراج میں بند کرتے تو ہر دفعہ شکر کرتیں۔ان کو مشاہدہ کر کے مجھے بھی یہی عادت پڑ گئی۔گھر میں اگر کتابیں میز پر بے ترتیب پڑی ہوتیں اور دیکھتیں کہ حضرت بانی سلسلہ کی کوئی کتاب دوسری کتابوں کے نیچے ہے تو وہ کتاب اوپر رکھ دیتیں اور کہتیں کہ حضرت صاحب کی کتاب کا مقام دوسری سب کتب سے اوپر ہے۔

1968ء میں مجھے ریسرچ کے لئے ایک Travel Scholarship ملا۔ جس کے لئے مجھے بہت سارے ملکوں کا دورہ کرنا تھا۔اس سلسلہ میں بشریٰ بھی میرے ساتھ لندن۔ کوپن ہیگن۔ فرینکفورٹ۔ پیرس اور زیورچ گئیں اور ان جگہوں پر بیوت الذکر دیکھنے اور ان میں نماز ادا کرنے کا موقع ملا۔اسی سال میرے ساتھ عمرہ کرنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔اس وقت ہمارا بیٹا طاہر قریباً ڈیڑھ سال کا تھا۔ واپسی پر مجھے بنگلہ دیش، تھائی لینڈ، ہانگ کانگ، فلپائن اور جاپان جانے کا بھی اتفاق ہوا۔ میں جب اپنی تعلیم مکمل کر کے پاکستان آیا تو بشریٰ کی تعیناتی لاہور کے معروف ادارہ ایچی سن کالج (چیفس کالج) میں ہوئی اور میری کراچی میں۔اس وقت چیفس کالج کے پرنسپل ہاکی کے مشہور کھلاڑی ڈاکٹر چوہدری غلام رسول تھے،جن سے میں زراعتی کالج فیصل آباد (لائل پور) کے زمانہ سے متعارف تھا۔ انہوں نے ہمیں کیمپس میں ہی رہائش گاہ الاٹ کر دی، جس کا ہمیں بہت آرام اور فائدہ رہا۔ ہمارے بیٹے طاہر نے ایچی سن کالج سے ہی اپنی درجہ اول کی پڑھائی کا آغاز کیا۔

1973ء میں ہم نے کینیڈا میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ مجھے مغربی کینیڈا کے شہر ونی پیگ Winnipeg میں گورنمنٹ کی جاب مل گئی۔اس شہر میں جماعت چھوٹی تھی لیکن آہستہ آہستہ جماعت کے افراد میں اضافہ ہوتا گیا۔اور ہمیں توفیق ملی کہ ہم نے شہر کے وسطی علاقہ میں ایک بلڈنگ خرید کر بطور احمدیہ بیت الذکر استعمال کرنا شروع کر دی۔ گو بعض مخالفین نے شور ڈالا کہ یہ بیت نہیں ہونی چاہئے کیونکہ وہاں کے بعض لوگوں کو آرام اور ستائش میں خلل واقع ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے مشکل مراحل طے ہوئے اور سب قانونی رکاوٹیں دور ہوئیں۔

بشریٰ ونی پیگ میں 1995ء تک صدر لجنہ رہیں۔ ہم قریباً 23 سال وہاں رہے ماسوائے 1982ء۔1981ءسالوں کے، جب مجھے افریقہ کے ملک زیمبیا میں ورلڈ بنک کا ایک پراجیکٹ مل گیا جو کہ ایک تکنیکی ٹیم کی شکل میں تھا۔ بشریٰ نے زیمبیا کی لجنہ میں بہت تندہی سے کام کیا۔افریقہ کے قیام کے دوران انہوں نے میرے ساتھ چند ایک ممالک کا دورہ کیا جن میں زمبابوے اور جنوبی افریقہ شامل ہیں۔جنوبی افریقہ میں اس وقت نسلی امتیاز کے قوانین پسپا ہو رہے تھے۔ ذاتی طور پر ہم بھی ان قوانین سے Durban اور Pretoria کے شہروں میں متاثر ہوئے۔ زمبابوے میں جو مشن ہاؤس خریدا گیا وہاں ہمیں سب سے پہلے مختصر قیام اور نمازیں ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ونی پیگ سے ٹورانٹو منتقلی کے بعد بشریٰ لجنہ مرکزیہ (کینیڈا) کی سیکرٹری تعلیم منتخب ہوئیں اور اپنی وفات تک اسی عہدہ پر کام کرتی رہیں۔سارا عرصہ بہت محنت،تندہی اور لگن سے کام کیا اور جماعتی لحاظ سے نام پایا۔ کچھ عرصہ قبل بشریٰ کو حکومت کی طرف سے ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے اعلیٰ والنٹیئر (Volunteer) ہونے کا سرٹیفکیٹ دیا گیا۔

ونی پیگ میں ہمیں چند ایسے جماعتی کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جو پہلے نہیں کئے گئے تھے۔ان سارے کاموں میں میری رفیقہ حیات بشریٰ نے میرا بہت ہاتھ بٹایا۔ اخباروں میں مضامین،خطوط لکھنا اور مختلف اداروں اور یونیورسٹیوں میں دینی تعلیمات پر مقالے پڑھنا اور بین المذاہب مذاکرات کا انتظام کرنا خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مجھے وہاں قریباً نو سال جماعتی طور پر ایک ٹی وی چینل کے ذریعہ پروگرام ترتیب دینے کی توفیق ملی تو اس میں بھی میری رفیقہ حیات کی پوری حمایت اور مدد شامل رہی۔

1977ء میں بشریٰ کو میرے ہمراہ قادیان جلسہ سالانہ پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔اس وقت ہم قادیان کے علاوہ دہلی، آگرہ، فتح پور سیکری اور امرتسر بھی گئے۔

ونی پیگ شہر چونکہ کینیڈا کے وسیع ملک کے قریباً وسط میں واقع ہے۔ اس لئے اکثر احباب جماعت مشرق سے مغرب یا مغرب سے مشرق جاتے ہوئے ہمارے پاس رک کر جاتے۔ بشریٰ کو ان کی مہمانداری میں بہت لطف آتا۔ وہ سب کے آرام کا ہر طرح سے خیال رکھتیں۔احباب مجھ سے اس خدمت کا خاص طور پر ذکر کرتے۔ جو احباب ہمارے پاس آتے ان سے میں ایک شرط طے کرتا کہ وہ ہمارے TV پروگرام کے لئے ایک انٹرویو ریکارڈ کروائیں۔ ان میں سے اکثر مجھے ناامید نہ کرتے اور میری بات مان لیتے۔

آخری وقت میں جب بیماری کی تشخیص ہوگئی تو بشریٰ ہمارے بیٹے طاہر کے پاس چلی گئیں۔ ڈاکٹر طاہر کے رفقاء نے بہت توجہ اور تندہی سے علاج کیا لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور ہم سب کو اس کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔26ستمبر 2003ءکو بشریٰ کی نماز جنازہ احمدیہ بیت الذکر (Los Angeles) Chino میں ادا کی گئی۔نماز جنازہ مولانا انعام الحق کوثر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ اور احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی ٹورانٹو میں نماز جنازہ غائب مولانا نسیم مہدی صاحب امیر ومشنری انچارج کینیڈا نے پڑھائی۔مسی ساگا کی بیت الحمد میں بھی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ بشریٰ کو اپنی بے پایاں رحمت کے سائے میں رکھے اور ان کے روحانی درجات کو بلند فرمائے۔آمین

بری خبر سے پیدا ہونے والے بداثرات

کالی فاس۔امبرا گریسا۔کالی کارب۔نیٹرم میور

”کسی حادثے یا بری خبر کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بداثرات کو دور کرنے کے لئے امبرا گریسا (Ambra Grisea) کی طرح کالی فاس بھی مفید ہے۔اگر صدمہ کی وجہ سے دماغ ماؤف ہوجائے تو یہ کالی فاس کی اہم علامت ہے۔ بری خبر سے معدے اور دل کو نقصان پہنچے تو کالی کارب بہترین دوا ہے۔ نیٹرم میور بھی صدمہ کے اثرات سے پیدا ہونے والے پاگل پن میں مفید ہے۔ صدمہ اور بری خبر کے بداثرات سب پر ایک جیسے نہیں ہوتے۔کالی فاس میں صدمہ اور اچانک پہنچنے والی متوحش خبریں نمایاں طور پر اعصاب کو نقصان پہنچاتی ہیں اور مریض لمبی افسردگی اور کمزوری کا شکار ہوجاتا ہے۔جس مریض کا مزاج نیٹرم میور کا ہو اس پر صدمہ کا اثر پاگل پن کی صورت میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔“ (صفحہ: 508)

مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کے بغیر

ملکی اخبارات سے
خبریں

بھارت سے تجارت ناممکن ہے ہانگ کانگ میں ایک پریس کانفرنس میں وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر سمیت دیگر تنازعات کے آبرومندانہ اور منصفانہ حل کے بغیر بھارت کے ساتھ تجارت اور اقتصادی روابط مکمل طور پر بحال نہیں ہو سکتے۔

دھماکوں میں ملوث افراد کو پاکستانی قرار دینا غلط ہے وزیراعظم پاکستان نے کہا ہے لندن میں بم دھماکوں میں ملوث افراد کو پاکستانی قرار دیا گیا۔ حالانکہ وہ برطانیہ میں پلے بڑھے اور تعلیم حاصل کی۔ اسی طرح مصر کے شہر شرم الشیخ میں دھماکوں کے ملزموں کو بھی پاکستانی قرار دینے کی کوشش کی گئی حالانکہ یہ الزام غلط تھا اس رجحان کو ختم ہونا چاہئے۔

پاکستان میں سرمایہ کاری بڑھنے کے امکانات روشن وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ اس وقت پاکستان کی معیشت بہت اچھی جا رہی ہے اور معیشت کا گروتھ ریٹ 8.4 ہے جو کہ ایشیا میں سب سے زیادہ ہے انہوں نے ہانگ کانگ کے تاجروں کو پاکستان آنے کی دعوت دی اور کہا کہ آپ پاکستان آئیں تو کاروبار بڑھانے کے بہتر مواقع میسر آسکیں گے کیونکہ جغرافیائی لحاظ سے پاکستان اہم ملک ہے۔ پاکستان میں جاری نجکاری کے عمل میں غیرملکی سرمایہ کاروں کی بھرپور شرکت پاکستان پر ان کے بھرپور اعتماد کی آئینہ دار ہے پاکستان میں سرمایہ کاری کیلئے فضا انتہائی سازگار ہے۔

ایٹمی دھماکے مجبوری کے عالم میں کئے پریس کانفرنس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیراعظم پاکستان شوکت عزیز نے کہا ہے کہ پاکستان کی دفاعی صلاحیتیں صرف اور صرف اپنی سلامتی کے لئے ہیں اور ہم نہ تو اسلحہ کی دوڑ میں شریک ہونا چاہتے ہیں اور نہ ہی ہمیں علاقے کی فوجی طاقت بننے کی خواہش ہے بھارت کے ساتھ تعلقات کے بارے میں کہا کہ پاکستان بھارت کے درمیان عدم اعتماد میں کمی ہو رہی ہے اور حالات میں بہتری آرہی ہے۔

گیس کی قیمتوں میں اضافہ نہ ہوگا تیل و گیس ریگولیٹری اتھارٹی (اوگرا) نے سوئی سدرن اور سوئی نادرن گیس کمپنی لمیٹڈ کی طرف سے گیس کی قیمتوں میں 40 پیسے فی یونٹ اضافے کی درخواست کو مسترد کر دیا ہے اور ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے انتظامی معاملات کو انتظامی انداز میں ہی حل کر لے اس کیلئے گیس کی قیمتوں میں اضافہ کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

کروز میزائل کا پاکستانی تجربہ اشتعال انگیز نہیں امریکہ کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان کی طرف سے کروز میزائل کا پہلا کامیاب تجربہ کوئی تشویش کی بات نہیں۔ امریکہ اور بھارت کے تعلقات سے ہمسایہ ممالک کو کوئی خطرہ لاحق نہیں بلکہ یہ پورے خطے کے مفاد میں ہے یہ نہیں کہہ سکتے کہ کروز میزائل بنانے میں چین سے مدد لی گئی یا نہیں بش انتظامیہ چاہتی ہے کہ خطے میں کوئی بھی تجربہ خطرے کا باعث نہ ہو۔ امریکہ اور پاکستان کے درمیان تعاون جاری ہے اور پاکستانی قوم ذمہ دار ہے۔

نیب نے 417 کیسز ختم کر دیئے قومی احتساب بیورو نے 114 سیاستدانوں اور مسلح افواج کے 7 سابق افسران سمیت 417 افسران کے خلاف تحقیقات کے بعد الزامات ثابت نہ ہونے پر کیسز ختم کر دیئے ہیں۔ جبکہ 547 سیاستدانوں بیوروکریٹس بزنس مین اور مسلح افواج کے سابق افسران کے خلاف تحقیقات جاری ہیں

پانی اور پن بجلی کیلئے 24۔ارب 16 کروڑ مختص موجودہ مالی سال کے دوران پانی اور پن بجلی کے وسائل کی ترقی کیلئے 24.16 ارب روپے واپڈا کی طرف سے مختص کئے گئے ہیں۔ اسی طرح منگلا ڈیم کی توسیع گول ازم میرانی، سبک زئی، ست پارہ اور کرم تنگی ڈیمز کے منصوبے زیر غور ہیں اور منگلا ڈیم کے توسیعی منصوبے کیلئے واپڈا اسکوک بانڈز کے ذریعہ 8۔ارب روپے اکٹھے کئے جائیں گے۔

تائیوان نے کروز میزائل نصب کر دیئے تائیوان نے مختلف علاقوں میں موبائل لانچروں پر کروز میزائل نصب کر دیئے ہیں۔ اندرون ملک تیار ہونے والے ایک ہزار کلومیٹر رینج کے میزائلوں کی مار چین کے جنوب مشرقی علاقوں تک ہے۔ میزائل تیاری میں امریکی انجینئروں کا تعاون شامل ہے۔ تائیوان صدر نے میزائل اڈے کا معائنہ کیا کروز میزائل داغنے کا تجربہ بھی دیکھا کابینہ نے امریکہ سے 15 ارب ڈالر کے ہتھیار خریدنے کی منظوری دے دی اب دو ہزار کلومیٹر رینج کے کروز میزائل کی تیاری شروع کر دی گئی۔

ترقیاتی منصوبے مکمل کرنے کیلئے فنڈز بحال کر دیئے گورنر پنجاب نے بہاولنگر، راولپنڈی گجرات، سیالکوٹ، شیخوپورہ، قصور، فیصل آباد، ساہیوال، وہاڑی چکوال، لاہور، گوجرانوالہ، خوشاب، بھکر سمیت 29۔اضلاع کے ضلعی حکومتوں کے منجمد ایک ارب 31 کروڑ روپے سے زائد گرانٹ کے فنڈز بحال کر دیئے ہیں۔ جو کہ ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہونگے۔ فنڈز کے استعمال کے اختیارات ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن افسروں کو دیئے گئے ہیں۔

نالہ ڈیک سے تباہی مرید کے کے قریب کوٹ سیداں، مونگنوالہ سیداں، پٹیالہ دوست محمد سمیت درجنوں دیہات زیر آب آ گئے۔ نالہ ڈیک کے پانی سے ان علاقوں میں کروڑوں روپے کی دھان کی فصل تباہ ہوگئی۔ ایک شخص ڈوب کر ہلاک ہوگیا۔

40 ہزار افغان پناہ گزینوں کا وطن واپسی سے انکار باجوڑ اور خرم میں افغان مہاجرین کے دو کیمپوں کو پاکستانی حکومت نے بند کر دیا اور مہاجرین کو واپس جانے کا حکم دیا ہے۔ لیکن انہوں نے واپس جانے سے انکار کر دیا ہے ان کا کہنا ہے وہ پاکستان میں کئی سالوں سے مقیم ہیں اور یہاں پر تجارتی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے علاوہ کروڑوں روپے مالیت کی اپنی جائیدادیں بنا چکے ہیں اس لئے کاروبار سمیٹنے اور جائیدادیں فروخت کرنے میں کم ازکم دو سال کا عرصہ درکار ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہمارا ایک جرگہ افغانستان میں صدر حامد کرزئی سے ملاقات کیلئے گیا ہے اور اس کی واپسی تک سکریننگ نہیں کرائیں گے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔اگست 2005ء

طلوع فجر	4:02
طلوع آفتاب	5:31
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	6:55

C.P.L 29-FD